

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ۴۱۶

حسین علیہ السلام

از

سرکار سید العلماء الحاج مولانا الہی دین علی نقی نقوی دام ظلہ
مجتہد العصر

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت :- آٹھ نئے پیسے

تعارف

زیر نظر رسالہ مسرکار سید العلماء دام ظلہ کا ایک گراں قدر مقالہ ہے جو اس سے قبل بعض اخبار و رسائل میں شائع بھی ہو چکا ہے اور اجمالاً ہم اس کو اپنے حسینی لٹریچر میں شامل کر کے شائع کر رہے ہیں تاکہ اس کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت ہو سکے۔

یقین ہے کہ افسرِ اولیت اس رسالہ کی بھی کثیر سے کثیر تعداد طلب فرما کر زمانہ عزائم میں برادرانِ وطن میں مفت تقسیم فرمائیں گے۔ اور عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

الداعی الی الخیر

محرم ۱۳۸۴ھ

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ

آزادی سکرپٹری المامیہ مشن - لکھنؤ ۲۰

شہید کربلا حضرت امام حسین کے نام پر

حسین حسین و ایک تعارف

تعارف کی ضرورت اُن کے لیے ہے جو محرم کے موقع پر حسین حسین کی آوازیں سنتے ہیں۔ اخباروں کے مخصوص شماروں پر محرم میں حسین حسین لکھا دیکھتے ہیں مگر جانتے نہیں کہ حسین کون ہیں؟ یا ان کے لیے کسی جلوس عزاکو ننگے سر، ننگے پیر، شرکوں پر دیکھتے، کسی گھوڑے (شبیبہ و واجناح) کو اس شان سے دیکھتے ہیں کہ باگیں کٹی ہوئی ہیں، خون بہا ہوا ہے، جسم پر جابجا تیر پوست ہیں، یا کسی تابلوت کو خون آلودہ چادر سے ڈھکا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس کی یاد تازہ کی جا رہی ہے، پہلی صورت میں اسم سے مسمیٰ کی تلاش ہوتی ہے، اور دوسری

صورت میں صفات سے موصوف کی جستجو، یا منسوبیات سے منسوب الیہ کی طلب پیدا ہوتی ہے، اور یہی ان مظاہر عزاکا وہ افادہ پہلو ہے جس کی بنا پر دوستداران حسین ان کی بقا کو اپنی حیات کا خزانہ عامرہ سمجھتے ہیں، اور مخالفین ان کے مقابلہ میں جارحانہ کوششوں کو اپنی زندگی کا نصیب سمجھتے ہیں۔

یہ تعارف کا وہ سطحی پہلو ہے جس کیلئے زیادہ غور و فکر کی ضرورت نہیں
 لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو جو حضرت حسین ابن علی علیہ السلام
 کے نام کا وہ دور دیکھتے ہیں اور آپ کے ذکر کا وہ رات شب بھر گھومتے ہیں انہیں
 بھی اکثر و بیشتر آپ کی عظمت کا پورا تصور اور آپ کے اس کارنامہ جاوید کی
 گہرائیوں کا اطل حاصل نہیں ہے۔ اس لیے وہ خود محتاج تعارف ہیں۔
 مگر یہ پہلو تعارف کا وہ ہے جس کا حق اسی وقت ادا کیا جاسکتا ہے جب غبارِ
 کرانے والا خود اس حقیقتِ معرفتِ جلیل کی مدد سے ہو اور یہ عوامی کرنامہ ادبی ماحول
 میں گھرے ہوئے ایک شخص کیلئے کوئی آسان بات نہیں ہے۔ بہر حال یہ ایک
 مشکل مرحلہ ہے، جس کے طے کر نیکی اس وقت میں ملنے آپ میں طاقتِ محسوس نہیں
 کرتا، نہ اس محدود مقالہ کا تنگ ظرف اس کی وسعت کیلئے کافی ہو سکتا ہے۔
 سرزدست یہ تعارف انہی افراد کیلئے ہے جو اس ذاتِ تعریفِ بالکل ہی ناواقف ہیں۔
 ایسا تو شاید کوئی تعلیم یافتہ نہ ہوگا، جس نے اسلام کا نام نہ سنا ہو، نہ ہی
 اعتبار سے دین اسلام ازل سے ہے، اور سب پیغمبرِ خدا کی طرف سے اسی میں

کی اشاعت کیلئے آئے، مگر اس میں کام اسلام اور اس کے پیروؤں کا نام مسلم
 سب سے پہلے غنیمت خدا حضرت ابراہیمؑ نے رکھا اور اس اعتبار سے وہ مسلمانوں کے
 مورث اعلیٰ سمجھے جاسکتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے، اسحاق اور اسماعیلؑ حضرت
 اسحاقؑ سلسلہ نبی اسرائیل کے مورث اعلیٰ تھے جن میں موسیٰ اور عیسیٰؑ مشہور انبیاء
 مبعوث ہوئے اور توریت اور انجیل در ذریعہ کتابینازل ہوئیں اور دوسرے حضرت
 اسماعیلؑ تھے جنہیں حضرت ابراہیمؑ نے شیر خوارگی کے عالم میں اپنی والدہ گرامی ہاجرہ کے
 ساتھ مکہ کی سرزمین پہنچا دیا سمیع خا نہ کہہ واقع ہے اور کتبہ کی تعمیر بھی انھیں باب
 بیٹے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے کی۔

اسماعیلؑ کے بارہ نرند تھے ان میں ثابت وقیدار کی اولاد حجاز میں آباد ہوئی،
 اور قیدار کی اولادیں عدنان ہوئے، جنکی نسل میں ضمر بن کنانہ اور قحیل بن یاسر بن
 نضر اور قحیل بن قحیل بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر کی اولاد قریش
 کے لقب سے مشہور ہوئی۔

قضی بن کلاب نے بڑا نام پیدا کیا اور بڑے کارنامے انجام دیئے۔ انھوں نے
 دارالندوہ محل مشاورت کے نام سے ایک عمارت بنوا کر اپنی جس میں جہتوں کے کام انجام

دیے جاتے تھے۔ انکے لیے معاشرے کے قوانین مضبوط کئے، اور حراج کی وصولی اور
 حاجیوں کے خورد و نوش کا انتظام کرایا انھوں نے شراعت کی خدمت کی اور اس کی ضرورتوں
 کا اعلان کیا۔ قصی کے فرزندوں میں عید بناف اور صابک الملکات میں نے بزرگوں کے
 حقیقی جانشین تھے اور ان کے فرزندوں میں اہم نہایت با اثر اور ممتاز تھے کعبہ کی معزز
 خدمتیں حاجیوں کی سیرت و روضات ان کے پسری گئیں جو انھوں نے بہت قابلیت انجام
 دیں۔ انکے مقابلہ میں میرے بن عبد اللہ اس جو نبی امیہ کا موثر اعلیٰ تھا نام کام ہو کر طراویں
 ہو کر شام کی طرف نکلا اور وہاں پناہ مستقر نہایا۔

ہاشم ان کا لقب اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے خط کے زمانہ میں ہل مکہ کو روٹیوں کے ٹکڑے
 شوربے میں بھجوا کر کھلائے عرفی یہ ہاشم جو پراکرنیوالے کو کہتے ہیں ہاشم کے بیٹے عبد المطلب
 تھے جو شرف، عظمت و شہرت میں نے اکثر بزرگوں پر بھی فوقیت لیکے، اور سید المرسلین
 کے خطاب سے مشہور ہوئے، جو ان کی اولاد میں باقی رہ گیا چنانچہ انھیں کی اولاد ہے
 جو سادات کہلاتی ہے۔

عبد المطلب کے بیٹوں میں سے دو بیٹے عبد اللہ اور ابوطالب تھے عبد اللہ کے
 فرزند پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ تھے، جنھوں نے دنیا کو کامل توحید کا پیغام
 پہنچایا۔ اور بت پرستی، اقتدار پرستی، سرمایہ پرستی، غرض کہ غیر اللہ کی ہر طرح

پرستش سے مخالفت کی اور ابو طالب کے فرزند ابوالموہنین حضرت علی مرتضیٰؑ تھے جو اہل بیت
اسلام میں حضرت پیغمبر اسلام کے ہمیشہ دست و بازو رہے یہاں تک کہ جب مخالفین
اسلام نے فوجی طاقتوں کے ساتھ مسلمانوں پر چڑھائی کی اور بدر و احد، خندق
و خیبر کی لڑائیاں ہوئیں تو ان تمام لڑائیوں میں حق و صداقت کی روحانی طاقت
کے ساتھ حضرت علی مرتضیٰؑ کی تلوار تھی جو ہر موقع پر اسلام کی فتح مندی کا
سبب بنی رہی۔

حضرت پیغمبر خدا کی ایک بیٹی تھیں فاطمہ زہراؑ جن کی ان کے
بلند اوصاف کی بناء پر آپ اتنی عزت کرتے تھے کہ جب وہ آپ
کے پاس آتی تھیں تو آپ تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے، اور
بکثرت حدیثیں آپ نے ان کی شخصیت کے بارے میں ارشاد کیں
جن میں ایک یہ تھی کہ وہ سردار زنانہ جنت اور سردار زنانہ
اہل ایمان ہیں، اور فرمایا کہ فاطمہؑ بھینٹہ منی، یعنی فاطمہؑ میرا ایک
ٹکڑا ہے۔ ان کی شادی حضرت علی مرتضیٰؑ سے ہوئی، اور انہی
دونوں مقدس اور بزرگ ماں باپ سے دو فرزند پیدا ہوئے
ایک حسن مجتبیٰؑ اور دوسرے حضرت امام حسینؑ شہید کربلا، جن
کا نام حسین حسین کے الفاظ میں محرم کے زمانہ میں اکثر شہروں
اور دیہاتوں میں اکثر مکانات اور تقریباً ہر رہ گزر پر سنال دیتا ہے۔
حضرت امام حسینؑ پیغمبر اسلام کے نواسے اور حضرت علیؑ کے
بیٹے تھے، آپ کی زندگی اسلامی تعلیمات کا مکمل نمونہ تھی، اور شیعہ

مسلمان آپ کو تیسرا امام یعنی پیغمبر خدا کا تیسرا جانشین اور رسول کے
بعد خدا کی طرف کا مقرر کردہ تیسرا رہبر دین مانتے ہیں۔
شام کا حاکم یزید جو آوارہ مزاج، شراب خوار اور بڑا ہی
فاسق و فاجر تھا۔ آپ سے غیر مشروط طور پر اپنی اطاعت کا عہد
لے لیا جاتا تھا۔ اسے آپ نے گوارا نہ کیا۔ اسی بنا پر یزیدی فوج
نے آپ پر چڑھائی کی اور ار محرم ۶۱ھ کو کربلا کی سرزمین پر
تین دن کی بھوک اور پیاس میں آپ کے جان نثار ساتھی، اور جوان
و کسبے بیٹے، بھائی، چھتے، بھانجے یہاں تک کہ شیر خوار چھ
مہینے کا بچہ تک دشمنوں کی تلواروں، تیروں اور تیروں کا نشانہ
ہو گئے۔

آپ کے خیام میں آگ لگا دی اور آپ کے اہل خانہ گمان کہ جن میں
صرف ایک مرد یعنی ہمارے فرزند زین العابدینؑ اور جنہیں پیغمبر اسلام کی حقیقی نواسیاں تک موجود تھیں
قید کر کے انتہائی ظلم و بربریت کے ساتھ کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لے گئے۔
یہی دردناک اور دل دوز شافی کارنامہ ہے جس کی یاد ہر سال
ماہ محرم میں تازہ کی جاتی ہے اور اس کی یادگار میں اخباروں
کے مخصوص شمارے "حیثین مہر یا محرم مہر کے نام سے شائع
کئے جاتے ہیں۔

ہدایہ برائے کتب خانہ عمدۃ العلماء

پبلشرز۔ مرزا حیدر حسین اسٹنٹ سکرٹری امامیہ لکھنؤ

پبلشرز۔ مرزا حیدر حسین اسٹنٹ سکرٹری امامیہ لکھنؤ